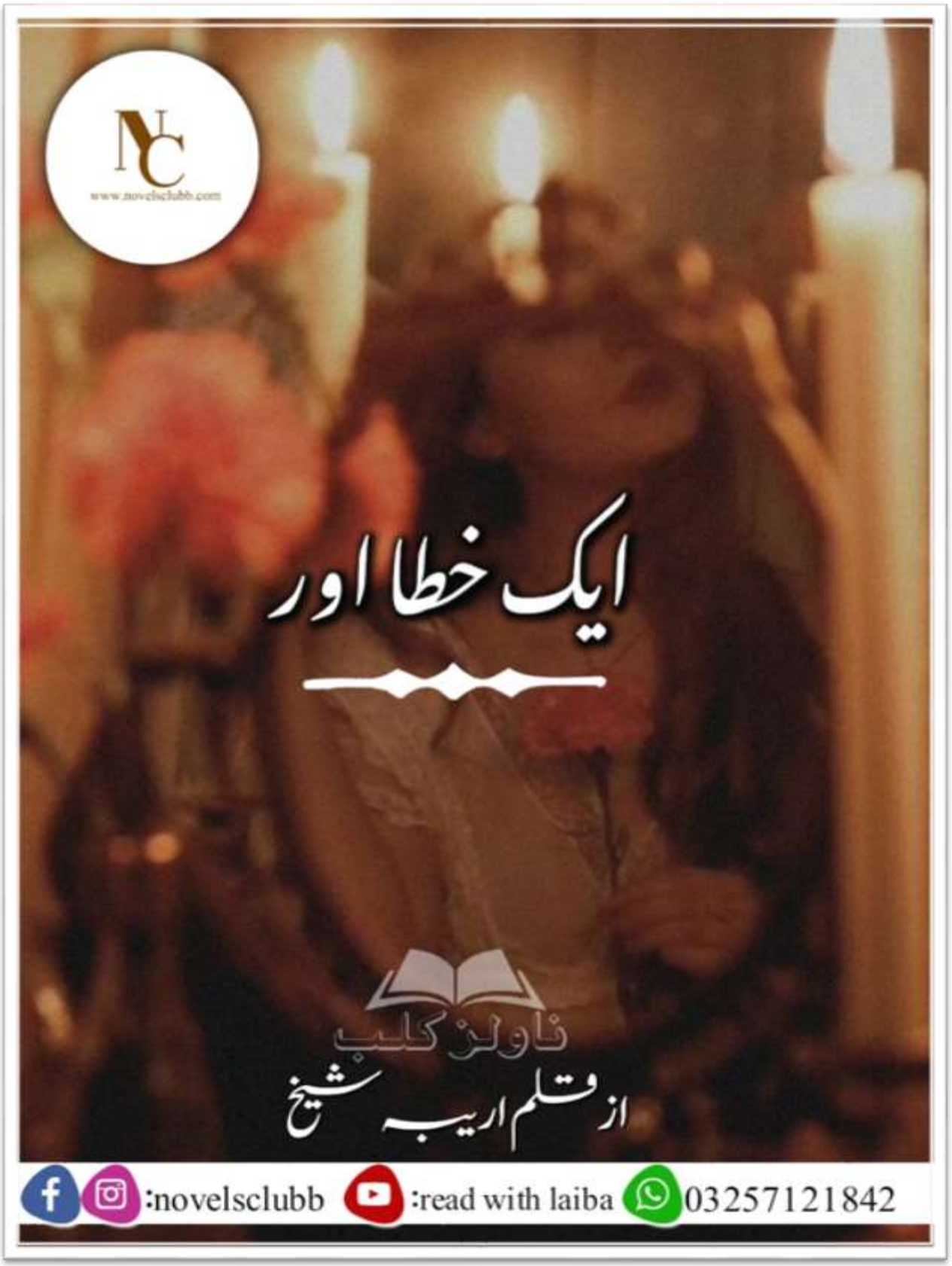
ایک خطا اور
ناولز کلب
از قلم اریبہ شیخ
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ایک خطا اور

از قلم

اریبہ شیخ

www.novelsclubb.com

صنف: ناول

عنوان: ایک خطا اور

تحریر: اریبہ شیخ

پانچویں قسط

..!انسان بھی کتنا کمال ہوتا ہے نا

..کہتے ہیں موت سے ہر کوئی ڈرتا ہے

..مگر وہ ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے

..پھر وہ موت دل کی ہو یا دماغ کی

..کیا فرق پڑتا ہے

..مگر کیا خود کی موت کی بات ہو رہی ہے؟

..ارے نہیں نہیں شیخ

..اپنی موت سے تو ہر کوئی گھبراتا ہے

..یہاں تک کہ حیوان و شیطان بھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

..پھر یہ ادنیٰ انسان کیا چیز ہے

..انسان مردہ کر دیتا ہے دوسروں کو

..کبھی بے اعتباری کے ذریعے تو کبھی بدلے کے ذریعے

..کبھی اپنی باتوں سے تو کبھی اپنی بے رُخی سے

..کبھی اپنی پشیمانی سے تو کبھی غرور سے

..ہاں! پھر بھی خود کو نادان سمجھ لیتا ہے

..زیادہ نہیں خود کو خُدا سمجھ لیتا ہے

..پاگل اپنی خطاوں سے دستبرداری کو

..بے حد آسان سمجھ لیتا ہے

..ارے کوئی بتاؤ جا کر اس صاحبِ عقل کو

..گناہوں سے راحت آسان نہیں ہوتی

..مر کر مرنا پڑتا ہے بخشش کے لیے

..زندہ کرنا پڑتا ہے اُن مردہ دلوں کو

..اتنی آسان سمجھ لیتا ہے یہ خُدا سے معافی

!یہ انسان بھی کتنا نادان ہوتا ہے نا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

بیٹھیے انسپکٹر"۔ جعفری صاحب ہاتھ سے اشارہ کرتے خود بھی انوشے بیگم کے ساتھ صوفے پر" بیٹھ گئے۔اذلان اُن کی طرف ایک نظر دیکھتا مقابل صوفے پر اپنی نشست سنبھال گیا۔اُس کے ساتھ ایک جونیئر انسپکٹر بھی موجود تھا۔ڈرائنگ روم میں اس وقت ان چاروں کے علاوہ کوئی بھی موجود نہ تھا۔۔بارش تھم چکی تھی مگر تیز ہوائیں ابھی بھی اپنا رُخ کیے ہوئے تھی ۔انوشے بیگم کبھی جعفری صاحب کو دیکھتی تو کبھی اپنے جلے ہوئے ہاتھ کو۔۔جیسے وہ مسلسل اپنے دوسرے ہاتھ سے چھپانے کی کوشش میں تھی۔ماتھے پر ابھی بھی ننھے ننھے قطرے موجود تھے۔

اذلان اضطرابی کیفیت میں اپنی ٹانگ کو جھلا رہا تھا۔۔وہ اس وقت اپنے مخصوص یونیفارم میں موجود جو اُس کے وجیہہ چہرے کو چمکا سے رہا تھا۔۔پر کشش معلوم ہو رہا تھا۔۔مگر وہ چمک اس کے چہرے پر پھیلی بیزاری کو چھپانے میں ناکام سی ٹھہر رہی تھی۔

میرے خیال سے ہمیں بات کا اصل مقصد جان لینا چاہیے۔"اذلان اپنے ہاتھوں کی مٹھیوں کو" بھینچتا گویا ہوا۔اُسے عجیب سی وحشت ہو رہی تھی اس سیاہ محل سے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جعفری صاحب نے آبرو اچکا کر اُس کا انداز ملاحضہ کیا۔وہ تو جیسے اُن کی حیثیت کو نظر انداز کیے ہوئے تھا۔مگر پھر بھی خود کو نارمل کرتے اک فائل میز پر رکھی۔انکھوں سے اشارہ کرتے دیکھنے کو کہا۔اذلان ان کی آنکھوں کو پرسوچ نظروں سے دیکھتا رہا مگر فائل کی جانب ابھی بھی ہاتھ نہیں بڑھایا تھا۔انوشے بیگم بے چینی سے پہلو بدل گئی۔

اذلان کے ساتھ بیٹھا انسپکٹر جعفری صاحب کو دیکھتا جھجکتے ہوئے فائل پکڑتا اذلان کی جانب بڑھا گیا۔وہ گہری سانس لیتا فائل تھامتے پیچھے کو ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

اذلان کو فائل کھولتے دیکھ انوشے بیگم کی سانسیں جیسے کہی اٹک سی گئی۔وہ چند لمحے اُن صفحوں کو دیکھتا رہا پھر فائل بند کرتا درمیان میں پڑی میز پر رکھ گیا۔

اس کی وجہ ؟" نظروں سے میز پر پڑی فائل کی طرف اِشارہ کیا۔"

ہم اسلم پاشا کی پارٹی پر کیس کرنا چاہتے ہیں۔ہمیں شک ہے کہ اُس نے مجھ سے بدلہ لینے کے " لیے میرے بیٹے کو مروایا ہے۔یہ رپورٹ ثبوت کے طور پر کافی ہو گی۔"جعفری صاحب سنجیدگی سے وضاحت دینے لگے۔۔

لیکن آپ لوگوں نے ہی تو اسے خودکشی ڈیکلیئر کیا تھا۔"آنکھیں چھوٹی کیے جیسے وہ ان کے " اندر تک جھانکنے کی کوشش کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس وقت ہم غم میں تھے۔۔کچھ سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے مگر اب جب یہ رپورٹ" واضح ثبوت ہے تو ہم پیچھے کیوں ناپڑے؟"وہ اپنی انگلیوں کے پوروں سے غائبانہ نمی صاف کرنے لگے۔

انوشے بیگم ابھی بھی رکی ہوئی سانسوں کے ساتھ سب میں موجود تھی۔

ہم کیسے مان لے کہ یہ رپورٹ سچی ہے؟"اب کی بار اذلان کا رُخ انوشے بیگم کی جانب تھا۔وہ" اپنی طرف رخ موڑتا دیکھ مزید اپنی سانسیں روک گئی۔اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی ہیل کی ٹک ٹک نے سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔

نیمل گہرے سبز رنگ کا کرتا فلیپیر پہنے اپنی سیاہ بریک ہیل سے ماحول میں ارتعاش پیدا کرتی دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔ڈرائنگ روم میں یک دم سے خاموشی پھیلی۔اذلان اُسے دیکھتا اپنی نظریں پھیرتا فائل پکڑ کر دوبارہ کھولنے لگا۔جیسے اُس کے آنے سے کوئی فرق ہی ناپڑا ہو۔یا شاید خود کو مصروف ظاہر کرنا اُس کے لیے یک دم اہم ہو گیا تھا۔مقابل کا نظریں پھیرنا نیمل کے دل میں ہونک سی اٹھا گیا۔معاً نظریں اُس پر سے ہوتی اس کے ہاتھ پر آ ٹھہری۔اچھنبے سے جعفری صاحب کو دیکھا جو کچھ حیران سے تھے۔شاید وہ نیمل کی یہاں موجودگی کی توقع میں نا تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ڈیڈ۔۔یہ سب ؟"وہ ان کے حیران تاثرات کو نظر انداز کرتی سوال کر گئی۔(آفیسر صاحب کا" یہاں کیا کام ؟)

میرے خیال سے باقی کی تفصیلات ہم کل ڈسکس کر سکتے ہیں۔"جعفری صاحب ہونٹوں پر" مسکراہٹ لاتے اذلان سے مخاطب ہوئے۔وہ بنا کچھ کہے صوفے سے کھڑا ہوتا دروازے کی جانب بڑھا۔جونیئر انسپکٹر بھی اُس کے پیچھے پیچھے ہی تھا۔

دروازے پر پہنچتا وہ ایک لمحے کو ٹھہرا۔نیمل دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔اُسے دیکھتے ایک طرف کو ہوئی۔اذلان کی آنکھوں میں اِک لمحے کے لیے شکوہ پڑھتی جانے کیوں وہ بے چین سی ہو گئی۔کیوں اُس کی آنکھیں شکوہ کر رہی تھی ؟۔کیا واقعی جو سب ہوا اس میں اُس کا قصور تھا؟۔وہ مزید لمحے کی دیر کیے بغیر آگے کو بڑھ گیا۔اگر نیمل نا آتی تو کوئی بعید نہ تھا کہ وہ وجہ جان لیتا۔مگر اس کے آنے کے بعد اذلان خود اُس کے پاس موجود نہیں ہونا چاہتا تھا اسی لیے وہ بنا کچھ کہے چلا پڑا۔

ڈیڈ۔۔آپ۔۔"اس سے پہلے نیمل کچھ پوچھتی جعفری صاحب اسے اپنے پیچھے اسٹڈی روم" میں آنے کا کہتے خارجی دروازہ عبور کر گئے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انوشے بیگم خاموشی سے دیکھتی گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔اگر کسی کو پتہ چل گیا تو؟۔یہ سوچتے ہی ان کا خون منجمد ہونے لگا۔۔سانسیں بھاری ہونے لگی۔وہ خود کو پکارتی ملازمہ کو نظر انداز کیے جلدی سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔۔

کمرے کا دروازہ جلدی سے بند کرتی بیڈ پر بیٹھتی ساتھ پڑی دراز سے کچھ نکالنے لگی۔۔پیلے رنگ کی دوائیوں کا پتہ۔۔کانپتے ہاتھوں سے پانی کو گلاس میں انڈیلتی فوراً دو گولیاں اکھٹی نگل گئی۔۔ بھاگنے کی وجہ سے سانسیں ابھی تک پھولی ہوئی تھی۔پانی منہ سے نکلتا کپڑوں کو گیلا کر گیا۔وہ بیڈ کراون سے ٹیک لگاتی آنکھیں موند گئی۔نظروں کے سامنے ایک منظر گزرا جاہاوہ رپورٹ میں تبدیلی کرنے کا کہہ رہی تھی۔

"یہ ہے اوریجنل فائل۔۔مجھے اس کی ڈپلیکیٹ چاہیے۔مگر ایک تبدیلی کے ساتھ۔۔تم سمجھ رہے ہو نا میری بات؟۔وہ حکم دیتی ارد گرد دیکھنے لگی۔

"جی۔۔مگر میں یہ نہیں کر سکتا۔۔میں۔۔"ابھی لیب میں کھڑا وہ ڈاکٹر کچھ کہتا جب ان کے ہاتھوں میں نوٹوں کی گڈیا دیکھتے رُک گیا۔

"کام پکا چاہیے۔"انوشے بیگم مسکراتی نوٹ بڑھا گئی۔

"تبدیلی بتایئے۔"ڈاکٹر کمینگی سے مسکراتا گڈیا جیب میں ڈال گیا۔

پل میں کیسے رنگ بدل جاتے ہے نہ لوگ۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے مطابق مقتول کے دل میں سوراخ تھا۔بس اسی بات کی autopsy report اس"
نفی کرنی ہے تمہیں۔۔ سمجھے میری بات۔؟وہ آنکھیں چھوٹی کیے ڈاکٹر کے ہاتھ میں پکڑی فائل
کو دیکھتے ہوئے حکم دے گئی۔
ہو جائے گا۔بے فکر رہے۔"اپنی جیب کو تھپتھپاتا فائل پر اپنی گرفت مضبوط کر گیا۔"
انوشے بیگم خاموشی سے ادھر اُدھر دیکھتی باہر نکل گئی۔

ہاتھوں میں کپکپاہٹ کم ہونے لگی تھی۔۔منظر بھی ہوا میں تحلیل ہوتا گیا۔انوشے بیگم آنکھیں
کھول گئی۔جعفری صاحب کو فائل سے غرض تھی۔جب ان کے ہاتھ میں فائل تھمائی گئی تھی تو
اپنی جیت کی خوشی میں اس قدر مگن تھے کہ پوری رپورٹ پڑھنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔بس
اسی بات کو غنیمت جانتے انوشے بیگم نے رپورٹ تبدیل کروادی۔اگر جعفری صاحب کو پتہ
چل جاتا کہ رپورٹ کے مطابق مرنے والے کے دل میں سوراخ تھا تو وہ فوراً پہچان جاتے کہ
رپورٹ اداصعم کی نہیں ہے پھر اُنھیں انوار کی غفلت کی بھی خبر ہو جاتی جو وہ ہر گز نہیں چاہتی
تھی کیوں کہ یہ کام انہوں نے انوشے بیگم کو سونپا تھا۔پھر وہ اچھے سے جانتی تھی کہ جعفری
صاحب کتنے سفاک ہے۔۔بیٹا ناجائز تھا مگر تھا تو اپنا خون۔۔اور خون سے قیمتی اور کیا ہی ہو سکتا
تھا۔۔جب وہ اُس کو نہیں بخش سکے تو انوشے بیگم کا کیا حال کرتے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب آپ بتانا پسند کرے گے مجھے ؟"

نیمل ضبط سے پوچھتی میز پر اپنے دونوں ہاتھ رکھتی آگے کو جھکی۔۔ جعفری صاحب میز کے دوسری طرف رکھی کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھتے ہاتھوں کو باہم ملا گئے۔

"ہم اسلم پاشا پر ادا صعم کی موت کا الزام لگائے گے۔"

"کیا مطلب ہے آپ کا؟"

وہ جھٹکے سے سیدھی کھڑی ہوئی۔۔ اپنے کانوں پر جیسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔

"یہ کوئی مشکل بات تو نہیں ہے جو تم سمجھ نہیں سکتی اور نہ ہی کوئی بچی ہو جو سیاست کو بھی نہ سمجھ سکو۔ آخر کو وکیل ہو۔۔ جانتی ہو گی میری بات کا مطلب۔۔"

"آپ میرے بھائی کی موت کا استعمال کرے گے ؟۔"

وہ حیرت زدہ سی پوچھنے لگی۔۔ اسے ابھی بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ اپنے بیٹے کے لیے کوئی ایسا کیسے سوچ سکتا ہے۔؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیکھو نیمل۔۔جو چلا گیا اب غم منانے سے واپس تھوڑی نا آجائے گا۔۔اگر وہ جا کر بھی کام آ"
"رہا ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے؟
اُف کیا بے حسی تھی اُنکی۔۔
بیٹا تھا وہ آپ کا ڈیڈ۔۔اور آپ نے کونسا غم منایا ہے ان کی موت کا؟" لہجے میں دبا دبا سا غصہ"
در آیا۔
نیمل۔۔دیکھو اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے۔۔الیکشن جیت کر میں تم لوگوں کے عیش کے لیے"
"ہی تو کر رہا ہو سب کچھ۔
نہیں چاہیے ہمیں یہ ایش و عشرت۔۔جو کسی کی میت پامال کر کے حاصل ہو۔"اس کی بار غصے"
میں ناگواری بھی شامل تھی۔
"نیمل میری کوئی غلط نیت نہیں ہے۔۔تم لوگوں کے ہی تو رزق کی فکر ہے۔۔"
رزق دینا یہ نا دینا اللہ کے اختیار میں ہے آپ کے نہیں۔۔آپ نہیں دے سکتے ہمیں کوئی"
رزق اگر وہ نا چاہے۔۔"اور اگر خدا لوگوں کو ان کی نیت کے مطابق رزق دیتا تو آج دنیا کے
زیادہ تر لوگ فاقو سے مر رہے ہوتے۔۔"نیمل کی آنکھوں میں نمی در آئی جس کو چھپانے کے
لیے وہ رخ موڑ گئی۔
مگر۔۔۔"جعفری صاحب نے کچھ کہنا چاہا۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جو بھی ہو۔۔آپ کیس نہیں کرے گے۔۔"فیصلہ اٹل تھا۔"

"اس نے خودکشی۔۔۔۔"

نہیں کی میرے بھائی نے خودکشی۔۔نہیں کی کتنی مرتبہ مجھے بتانا پڑے گا یہ۔۔قتل تھا"

وہ۔۔قتل"رخ جھٹکے سے واپس موڑتی اُس نے قتل پر اچھا خاصا زور دیا۔

یہ۔۔۔ي۔۔تم۔۔۔۔کیسے؟"جعفری صاحب تو یک دم گھبرا گئے۔کہی وہ کچھ جان تو نہیں"

گئی؟

اتنا حیران کیوں ہو رہے ہیں ڈیڈ؟۔۔۔جب میں اتنی دور رہ کر بھی اپنے بھائی کے بارے میں"

جان سکتی ہو تو آپ کیوں نہیں؟۔۔آپ تو اس کے قریب تھے۔۔آپ کو تو پتہ ہونا چاہیئے کے

وہ خودکشی جیسے گناہ کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔خدا کے کتنا قریب تھا وہ۔۔"بے بسی

سے کہتی وہ سر ہاتھوں میں گرا گئی۔

بیٹا۔۔تم۔۔"بہانے ابھی بھی جاری تھے۔"

اصل بات پتہ ہے کیا؟۔۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔۔قتل تھا وہ۔۔مگر آپ میرے بھائی"

کے اصل قاتل کو ڈھونڈھنے کی بجائے بزدلوں کی طرح اپنی کرسی کے لیے گھٹیا سیاست کھیل

رہے ہیں۔۔"وہ اونچی آواز میں بولی۔

"نیمل۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جعفری صاحب دھاڑے۔۔۔خود کو بزدل کیسے سن سکتے تھے وہ۔

وہ اپنی مٹھیوں کو سختی سے بھینچتی ایڑھیوں کے بل جانے کو پلٹی۔۔دو قدم چلی تھی کہ جعفری صاحب کی آواز پر رکی مگر مڑی نہیں۔

"بس۔۔مجھے جو صحیح لگے گا وہ میں کروگا۔۔اسلم کو راستے سے ہٹانے کے لیے مجھے جو۔۔کرنا پڑے۔۔گا۔۔میں۔۔کروں۔۔گا۔۔پھر چاہے تم خوش ہو یا ناہو۔۔تمہیں بتانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ تم ادا صعم کے قریب تھی۔۔ورنہ مجھے جو کرنا ہوتا ہے کسی کو بتا کر یہ اجازت لے کر نہیں کرتا۔۔"لہجے میں یک دم غرور ٹپک آیا۔

"تو ٹھیک ہے پھر۔۔ڈیڈ۔۔میں بھی نیمل جعفری ہو۔۔آپ کا خون۔۔ضد اور جنون آپ سے ہی لیا ہے۔۔میں بھی دیکھتی ہوں۔۔کیسے میرے بھائی کی موت کو استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔اگر آپ نے یہ کیس کیا تو پھر میں بھی وہ کروں گی جو کسی کے گمان میں بھی نہیں ہو گا۔۔"

وہ ایک لمحے کا توقف لیے رکی۔۔نظریں سامنے دیوار پر لگے پوٹریٹ پر جا تھمی۔

"نیمل جعفری اپنی زبان کی پکی ہے۔۔ایک بار جو کہہ دیا وہ میں کر کے بھی دیکھاتی ہوں۔۔پھر چاہے مقابل دشمن ہو یا دوست۔۔نفی کی صورت میں تباہ کرنے سے گریز نہیں کرتی۔۔"اب کی بار وہ مڑی۔لبوں پر مسکراہٹ سجائے اُن کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اہ کم ان ڈیڈ۔۔اتنا تو آپ کو اپنی بیٹی کے بارے میں پتا ہونا چاہیے تھا۔۔پر کوئی بات نہیں آپ "
"گوگل کر سکتے ہیں۔

تمسخر سے کہتی سامنے لگی دیوار پر نسب سیاہ گیدڑ کے پوٹریٹ پر ایک اچٹتی نگاہ ڈالتی تیز تیز قدم اٹھاتی دروازہ دھکیل کر چلی گئی۔

پیچھے اسٹڈی روم میں گیدڑ کی سیاہی کی طرح ہی جعفری صاحب کا رنگ بھی سیاہ ہوتا جا رہا تھا۔۔شاید وجہ "شیطانیت اور منافقت" تھی۔

میں ملنا چاہتی ہوں تم سے۔" مسلسل ہیلو کی تکرار کرنے کے بعد آخر کار دوسری طرف سے "
مقابل کی سرد آواز گونجی۔بل کہ ایک عجیب سی درخواست کی گئی یہ شاید لہجہ تحمکانہ سا تھا۔۔وہ سمجھ نا سکی۔

کیوں؟"یک لفظی سوال گھڑکا گیا۔ایک لمحے کو وہ خاموش ہوئی۔مقابل کچھ کہہ رہا تھا۔۔کسی "
راز کے بارے بتانا چاہتا تھا۔۔کسی پچھتاوے کے بارے اور ہاں کسی امانت کے بارے میں بھی۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ چند ثانیے موبائل ہاتھ میں پکڑے کسی گہری سوچ میں غلطاں ہوئی۔ کسی فیصلے کو لے کر جزو بر سی ہوئی۔ پھر اُس کے لبوں نے ہلکی سے حرکت کی۔۔یقیناً وہ فیصلہ کر چکی تھی۔ تصیح کرے تو اپنی ایک نعمت کو خود گنوانے کا فیصلہ کر چُکی تھی۔اب مقابل اُس سے کچھ کہہ رہا تھا۔۔وہ سر اثبات میں ہلاتی کال بند کر گئی۔ موبائل میز پر رکھتی الماری کی جانب بڑھی۔ سیاہ رنگ کی لونگ قمیض اور ساتھ سیاہ ہی رنگ کا فالیپر نکالتے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی۔ پیچھے کمرے میں اُس کے موبائل کی اسکرین روشن ہوئی۔ میسیج کی ٹیون پر وہ ڈریسنگ روم سے نکلتی سامنے میز پر ابھی موصول ہُوا پیغام پڑھنے کو جُھکی۔

مقابل نے پیغام میں ایک جگہ کا پتہ بھیجا تھا۔۔ملاقات کی گھڑی آچکی تھی۔لاعلمی جیسی نعمت آج اُس سے چھینی جانے والی تھی۔وہ آنے والے عذاب سے بے خبر آب آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بال سلجھانے لگی۔ہالف بالوں کو پکڑتی اُنھیں کیچڑ لگانے لگی۔

پھر وہ ڈریسنگ ٹیبل سے گھڑی اٹھاتی اپنی کلائی کی زینت بنانے لگی۔

وقت بدلنے والا تھا۔گھڑی کی سوئیاں بھی وقت بدلنے کے لیے بے تاب ہوتی ٹک ٹک کی آواز سے چلتی جارہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب وہ سامنے سے لپ گلوس اٹھاتی اپنے لبوں پر لگانے لگی۔ایک نظر اپنے سادہ سے حلیے میں بھی خوبصورت لگتے عکس کو دیکھتی گاڑی کی چابی لیتے نیچے کی جانب بڑھی۔

"تُمھیں اپنے گھر چلی جانا چاھیے۔۔ تمھاری بیٹی ہے اب۔۔کب تک میرے بیٹے کی بیوہ بن کر اپنی زندگی کو روکے رکھو گی؟"وہ اُس کا ہاتھ نرمی سے تھامتی بھرائی آواز میں مخاطب ہوئی۔

"تو کیا کروں میں آنٹی؟"اُس کے لہجے میں بھی نمی سے گھلی۔۔وہ چاہے اُس کی محبت نا تھا۔۔مگر شوہر تو تھا۔۔محافظ تھا وہ اسکا۔۔اس کی بیٹی کا باپ۔

"دیکھو بیٹے کسی کے جانے سے زندگی رُک نہیں جاتی۔اپنا سوچو۔۔اپنی بیٹی کا سوچو۔کل کو میں واپس اپنے ملک میں چلی جاؤں گی تو تنہا رہ جاؤ گی تم۔ابھی ساری زندگی پڑی ہے تمھاری۔"

"میں کس منہ سے جاؤں وہاں؟آپ تو جانتی ہے کس حالات میں سب کچھ ہوا۔"وہ بے بسی سے رو دی۔

"حالات کا مقابلہ کرنے میں ہی بہتری ہوتی ہے بیٹے۔انسان اگر ایسے ہی حالاتوں کو بہانے بنائے گا تو جیتے جی مارا جائے گا۔"وہ اُس کا سر تھپتھپاتے گویا ہوئی۔

"وہ راضی ہو جائے گے؟"ڈرتے ڈرتے اُس نے سوال کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس کا فون آیا تھا مجھے۔" وہ آنکھوں میں عزم لیتی بولی۔"

مقابل کی آنکھوں میں بے یقینی اتری۔ مشکل ہی تو تھا یقین کرنا۔

وہ جلد تمہیں لینے آئے گا۔" ابھی وہ کچھ اور بھی بتا رہی تھی۔۔ الفاظ گڈ مڈ ہونے لگے۔۔ فضا" میں صرف ایک ہی آواز باقی رہ گی تھی۔

"وہ لینے آئے گا۔۔"

"وہ آئے گا۔"

🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤🖤

"ہر برائی کا اختتام ضرور ہوتا ہے۔"

اُسے کسی کے کہے الفاظ یاد آئے۔ یہی الفاظ تو تھے جو اُسے ہمت دیتے تھے۔۔ اذیت کے بڑھ جانے پر یہی کچھ یادیں تھی جو اُس کے سکون کا باعث بنتی تھیں۔

بہت دیر ہو چکی تھی اُسے قید ہوئے۔ چہرہ زرد ہو چکا تھا۔ شیو بڑھی ہوئی۔۔ آنکھیں سوجی ہوئی۔۔ ماتھے پر زخم کا نشان ابھی بھی واضح تھا۔ بھوری آنکھیں آج بھی اُداس تھی۔۔ اذیت میں تھی۔ تہہ خانہ اِس وقت بھی بھیانک معلوم ہو رہا تھا۔ زمین پر پڑے کھانے کی تھال کو پکڑتا اپنی جانب کھینچ گیا۔ ہاتھ سے روٹی کو توڑتا منہ کی جانب بڑھا گیا۔ نوالے کو دیکھتے اُس کے حلق میں جیسے آنسوں کا ریلا سا اٹکا۔۔ "کیا وہ اس سب کا حقدار تھا؟ ایک یہی سوال اُسے سکون نہیں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لینے دیتا تھا۔"چند ثانیے نوالے کو گھورتے آہستہ سے اسے تھال میں رکھ گیا۔ نظریں۔چاندی کی تھال پر سے نظر آتے اپنے عکس پر جما گیا۔اچانک عکس تبدیل ہونے لگا۔۔کسی اور کے عکس میں۔۔کسی کہکشاں کی طرح۔۔وہ یونیورسٹی کے حال میں اسٹیج پر کھڑی مائک کے سامنے نظریں جھکائے ہوئے تھی۔براؤن رنگ کی شال سے خود کو اچھی طرح ڈھانپے۔چہرے پر پردہ نہ تھا۔خوبصورت چہرہ۔۔عنابی ہونٹ۔نیلی خوبصورت آنکھیں۔۔اُن پر گھنی پلکوں کی چھاؤں جو اُنہیں مزید خوبصورت بناتی۔اُس کے پیچھے دیوار پر بڑا سا پوسٹر نسب تھا جس پر لکھی تحریر بہت واضح تھی۔

"Speech Compition "

پورا حال اس وقت لڑیوں سے سجایا گیا تھا۔حال کے وسط میں کرسیوں کو قطار کی صورت میں لگایا گیا تھا جس پر اس وقت تمام اُستاد اور شاگرد اپنی نشستیں سمبھالے ہوئے تھے۔

ادا صعم کچھ جھنجھلایا سا دوسری قطار میں بیٹھے اپنے دوست کے سر پر سوار ہوا۔بیگ کو کندھے سے لٹکائے وہ اُس کے ساتھ والی کُرسی پر بیٹھا چٹکی کاٹ گیا۔

کیا میں نے تُمہیں نہیں کہا تھا کہ۔۔"ابھی وہ کچھ کہتا جب پورے حال میں ایک میٹھی سی آواز" گونجی۔یقیناً سامنے کھڑی طلبہ اپنی تقریر کا آغاز کر چُکی تھی۔وہ بے اختیار سامنے دیکھتا یک دم سے اپنی نظریں جھکا گیا۔یہ ایک لاشعوری سا عمل تھا ورنہ وہ کسی پر نظر ڈالتا کچا کے صنفِ نازک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر۔۔ مگر پتا نہیں کیا کشش تھی اُس کی آواز میں جو اُسے ایک لمحے کے لیے دیکھنے پر مجبور کر چکی تھی۔ نظریں جھکائے وہ اب کی بار تقریر پر توجہ مرکوز کر گیا۔ ساتھ کُرسی پر بیٹھا اُس کا دوست بھی کتاب پر کچھ لکھتا نظریں جھکائے ہوئے تھا۔ "شاید بچپن کے دوست احمد کی دوستی کا اثر تھا یا صحبت کا۔۔ زندگی بڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ اللہ کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر گیا تھا۔

دوستی بھی عجب شے ہے نا۔۔ سدھارنے اور برباد کرنے کا خوب ہنر رکھتی ہے۔ دوست اچھا" ہو تو بڑی رحمت ثابت ہوتا ہے ورنہ رحمت سے زحمت بننے میں دیر نہیں لگتی ہے۔ "رشتوں کے معاملے میں نا سہی مگر دوستی کے معاملے میں کامیاب ٹھہرا تھا وہ۔

سامنے کھڑی طلبہ تقریر کا آغاز کرتی مسکرا اٹھی۔

مُجھ سے پہلے آئے تمام طلباء کی تقریر کا موضوع بہت شاندار تھا۔ مگر میرا موضوع ان سب" سے کافی مختلف ہے۔ "اُس کی آنکھوں کی چمک بڑھی۔ اپنی اساتذہ کے دیے گئے تقریر کے کاغذ کو ایک طرف کرتی وہ آگے کو جُھکی۔ پہلی قطار میں پرنسپل کے دائیں طرف بیٹھی اُس کی اساتذہ کا دِل چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔ "سنیہا ہو۔۔ اور وہ اپنی مرضی نا کرے۔۔ دُنیا ہی نا بدل جائے۔ "وہی پرنسپل کے بائیں طرف بیٹھے التمش نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔ آبرو اچکا کر اساتذہ کی جانب دیکھا جو فوراً اُسے دیکھتے زبردستی کی مسکراہٹ سجائے پہلو بدل گئی۔

التمش اس یونیورسٹی کا سب سے بڑا ڈونر تھا۔ کہا کہہ سکتی تھی وہ سنیہا کو کچھ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ان کی بے بسی دیکھتا التمش واپس سے نظریں مائک کے آگے کھڑی اپنی رضاعی زبردستی کی بھتیجی پر جما گیا۔

دنیا کے بارے میں تو سبھی بات کرتے ہیں۔۔ مگر میں آخرت کی بات کرنا چاہوں گی۔" وہ" گہری مسکراہٹ لیے بولی۔اساتذہ کا کہنا تھا کہ موضوع جدید دنیا کی طرح جدید ہونا چاہیے ۔۔ مگر کیا کرے ہماری سنیہا جس کو شروع سے ہی قدیم دور کا کریز تھا۔

میں بات کروں گی ان تمام لوگوں کے بارے جو طاقت رکھ کر خود کو خُدا سمجھ بیٹھتے ہیں۔خُدا" "نے انسان کو امیری, طاقت اس لیے نہیں دی گئی کہ وہ دینے والے کو ہی بھول جائے۔

میں آپ لوگوں کو اِک واقعہ سنانا چاہتی ہوں۔ایک نظر اپنی اُستانی پر ڈالتی جو خونخار نظروں" سے اُسے ہی دیکھنے میں مصروف تھی۔ تھوک نگلتی وہ التمش کو دیکھنے لگی جو تھوڑی پر ہتھیلی جمائے برے اشتیاق سے اُسے تھوک نگلتا دیکھ رہا تھا۔۔اُس کے دیکھنے پر آنکھیں دبا گیا۔سنیہا اُس کی تھوڑی دیر پہلے کہی گئی بات پر خود پر قابو پاتے دوبارہ سے بولنا شروع ہوئی۔

آپ سب لوگوں نے قومِ عاد کے بارے میں تو سنا ہی ہو گا۔ مگر کیا آپ لوگ یہ جانتے ہیں کہ " قومِ عاد دو طرح کی تھی۔؟"اپنی شہادت اور درمیانی اُنگلی کو اٹھا کر دو کا اِشارہ کیا۔

"عادِ اولیٰ اور عادِ ثانیہ۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

عادِ اولیٰ قوم عاد کا وہ حصہ جو عذاب الٰہی سے نابود ہو گیا تھا اور حضرت ھود علیہ السلام کے ساتھ "
"جو حصہ باقی رہا وہ عاد ثانیہ۔
مگر عادِ اولیٰ کو ایک اور نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔"سب لوگ مزید تجسس سے اُس کی طرف "
متوجہ ہوئے۔ان کے چہروں پر حیران تاثرات واضح تھے۔ادا صعم بھی عجیب دل کے ساتھ اس
کی اگلی بات کا منتظر تھا۔التمش اب ہتھیلی کو مٹھی کی صورت ڈھالتا اپنے منہ پر رکھ گیا۔وہ سمجھ گیا
تھا کہ اس نے اس موضوع کا ہی اِنتخاب کیوں کیا۔اُس کے لبوں سے سرگوشی سی بلند
"ہوئی۔"عادِ ارم۔۔
"اسی وقت مائک میں ایک بار پھر آواز گونجی۔"عادِ ارم
یہ نام اس لیے ہیں کیونکہ ان کی نسل ارم بن سام بن نوح علیہ السلام سے چلی یا ایک وجہ یہ کہ
ان کے شہر کا نام ارم تھا۔
اللہ پاک کی مقدس کتاب قرآن مجید میں سورۃ فجر میں بھی ہمیں اس بارے میں واضح طور پر
آگاہ کیا گیا ہے۔
اَلَمۡ تَرَ كَيۡفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝٦

"کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے قوم عاد کے ساتھ کیا کیا؟ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اِرَمَ ذَاتِ الۡ عِمَادِ ۙ﴿۷﴾

۷۔ستونوں والے ارم کے ساتھ۔

دنیا میں اونچے ستونوں والی عمارت پہلی بار اسی قوم نے بنانا شروع کی تھی،اس لیے انہیں اس"
"آیت ذَاتِ الۡ عِمَادِ (ستونوں والے) کہا گیا ہے۔
عادِ ارم کے لوگ جو کے ارم شہر میں رہتے تھے بہت ترقی یافتہ تھے۔اللہ پاک نے انہیں بے"
شمار طاقت و قوت سے نوازہ تھا۔اسی قوم کے دو بادشاہ ایسے تھے جو ان سب میں سے سب سے
زیادہ جلال اور طاقتور تھے۔۔دولت کی بھی کوئی کمی نہ تھی۔وہ دونوں بھائی تھے۔۔ایک کا نام
شدید اور دوسرے کا شداد۔۔"وہ کچھ لمحے سانس لینے کو رکی اور پھر دوبارہ بولنا شروع کیا۔سب
دم سادھے اُسے سن رہے تھے۔ادا صعم مشکل آنکھیں موند گیا۔وہ دیکھنا چاہتا تھا
اسے۔۔صرف ایک بار۔۔ایک بار۔مگر خود کو سمبھال گیا۔
شداد اپنے بڑے بھائی کے بعد اپنی سلطنت کا تخت نشین بنا۔اُس نے اتنی ترقی کی۔۔اتنی"
طاقت کمائی کہ کوئی دوسرا سردار یا بادشاہ اُس کے آگے کتراتے۔بس پھر کیا تھا؟۔۔وہ اپنی قوت
کو دیکھتا مغرور ہو گیا۔تکبر میں پڑ گیا۔اور ایک دن خدائی کا بھی دعویٰ کر دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حضرت ھود علیہ السلام نے اُسے راہ راست پر لانے کی بھرپور کوشش کی۔۔دوسرے علماء جو گزرے انبیاء اکرام کی ہدایت اور علوم کے وارث تھے۔۔اسے سمجھانے لگے۔۔جب وہ نا سمجھا تو اسے اللہ کے عذاب سے ڈرایا۔

مگر طاقت کے غرور اور تکبر میں ڈوبا کو کہنے لگا کہ "میرے پاس سب کچھ ہے۔۔حکومت, دولت, حکمرانی, مرتبہ, جلال, طاقت۔۔پھر کس چیز کے حصول کے لیے میں خدا کے آگے جھکوں؟اُس کی اطاعت کرو؟"

سمجھانے والوں نے پھر یہ بھی کہا کہ "دولت کا یہ حصول فانی ہے جبکہ اللہ کی اطاعت سے آخرت سمبھل جائے گی اور جنت ملے گی جو ان تمام چیزوں سے زیادہ بہتر اور قیمتی ہے۔"

اُن کی بات سن کر شداد سوچ میں پڑ گیا۔۔اور پھر پوچھا کہ "جنت میں ایسا کیا ہے جو اس دنیا میں نہیں؟"

اس کے سوال پر تمام سمجھانے والوں نے انبیاء اکرام کی تعلیمات کے مطابق بتایئے گیے جنت کے اوصاف اور خوبیاں گنوائی۔

اُن کی بات سن کر وہ مزید مغرور ہی گیا اور بولا کہ "مجھے جنت کی ضرورت نہیں ایسی جنت تو میں اپنے لیے خود بھی بنوا سکتا ہوں۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چناچہ اس نے اپنے افسروں میں سے سو معتبر لوگوں کو چنا پھر ان تمام کو اک ہزار افراد پر مشتمل کیا اور انہیں جنت کے لیے اپنی خواہشات اور نقطہ نظر سمجھایا۔ بہت سے حکمرانوں کو سونے اور چاندیوں کی کانوں میں سے اینٹیں بنوا کر بھیجنے کا حکم دیا۔

وقت گزرتا گیا اور شداد نے ایک ایسا شہر تعمیر کروالیا جس کی چار دیواری سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنائی گئی تھی۔ شہر کے اندر ایک ہزار محل تعمیر کیے گئے۔ ہر محل میں ایک ہزار ستون بنوائے گئے جن پر جواہرات سے جُڑاو کیا ہوا تھا۔ شہر کے درمیان ایک نہر بنائی گئی جس کا راستہ ہر محل کو جاتا۔ ہر محل میں خوبصورت فوارے بنائے گیے۔ جس کی دیواروں اور فرش کو قیمتی زمرد، یاقوت اور نیلم سے سجایا گیا۔ اُس کے ارد گرد بہت سے مصنوعی درخت بنائے گیے جن کی شاخیں سونے اور پتے زمرد کے بنے تھے۔ پورے شہر پر نرم قالین بچھا دیے گئے۔ مختصر کہے تو ہر حصے کو اتنی خوبصورتی دی گئی کہ دیکھنے والا رشک سے دیکھتا جنت سمجھ لیتا۔ شہر ارم بارہ سال کے عرصے میں تعمیر ہوا پھر شداد کے حکم پر یہ شہر آباد ہوا۔

بعض علماء کو بھی ساتھ لیے جب وہ شہر کو پہنچا تو اُنھیں دیکھتے تمسخر سے ہنسا اور بولا۔۔

"حال میں یک دم کافی ایسی جنت کے لیے تم مجھے جھکنے کو اور ذلیل ہونے کو کہہ رہے تھے؟" لوگوں کے منہ سے بیک وقت نعوذ باللہ نکلا۔ سنیہا نے اپنی بات جاری رکھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جب شہر پہنچا تو بہت سے لوگ اس کے استقبال میں کھڑے تھے۔ شداد پر پھول نچھاور کیے" گئے۔ وہ کھڑی ناک لیے دروازے کے آگے پہنچ کر گھوڑے کی رکاب سے ایک قدم نیچے رکھا کہ وہاں پہلے سے ایک اجنبی کھڑے شخص کو دیکھتے اُس سے پوچھنے لگا۔ "کون ہو تم؟"۔

اجنبی نے کہا "ملک ولموت"۔

"پوچھا "کیوں آئے ہو؟" وہ بولا "تیری جان نکالنے

شداد نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دی جائے کہ میں اپنی جنت دیکھ سکوں۔ فرشتہ بولا کہ "مجھے اجازت نہیں۔" "کہا چلو اتنی مہلت دے دو کے گھوڑے سے اتر سکوں۔ وہ بولا "اس کی بھی "اجازت نہیں۔۔

چناچہ ابھی اُس کا ایک پاؤں رکاب میں اور دوسرا چوکھٹ پر تھا جب فرشتے نے آگے بڑھ کر شداد کی جان قبض کر لی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے اللہ پاک کے حکم سے ایسی ہولناک "چیخ ماری کہ وہ شہر اپنی تمام تر سجاوٹوں اور خوبصورتی کے ساتھ نست و نابود ہو گیا۔

مائک میں گونجتی آواز رکی۔۔ پورے حال میں سناٹا سا چھا گیا۔ دلوں کی دھڑکنوں کی آوازیں حال میں گونجنے لگی۔

میری تقریر بس یہی تک تھی۔ آخرت کی بات کرنے سے مراد یہ تھا کہ طاقت اور پیسے کا" گھمنڈ، غرور، تکبر، برائی۔۔ دنیا کو نہیں تو آخرت کو ضرور خراب کر دیتی ہے۔ دنیا میں انسان

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محض دو منٹ کے لیے اگ کے قریب ہو جائے تو مرنے کے مترادف ہو جاتا ہے۔۔ مگر آخرت میں ظلم اور تکبر کے باعث وہ کیسے اُس اگ کو جھیل پائے گا جو صرف دو منٹوں کی نہیں بل کے ہمیشہ کے لیے رہے گی؟

ہر برائی کا اختتام ضرور ہوتا ہے"، "ہر ظلم کا حساب ہو کر رہے گا اس فانی دنیا میں نہیں تو لافانی "آخرت میں ضرور۔"

بس اپنے خُدا پر یقین رکھنا۔۔ کسی بھی صورت میں مایوس ہونے کی بجائے امید کا دامن ہاتھ میں رکھنا۔۔ اپنا ایمان مضبوط رکھنا۔"

اپنی تقریر کا اختتام کرتی وہ اسٹیج سے اتری۔ حال میں تالیوں کی بھرپور گونج اُبھری۔ نظریں سامنے کی طرف شان سے اٹھائے وہ التمش کی جانب بڑھی جو ہونٹوں پر نرم سی مُسکراہٹ لیے بڑے فخر سے اُسے اپنی طرف آتا دیکھ رہا تھا۔ آہستہ آہستہ عکس دوبارہ سے بدلنے لگا۔ اب چاندی کی تھال پر اُس کا زرد چہرہ دکھنے لگا۔۔ پہلا دیدار یاد کرتے تھال کو دوبارہ سے اپنی جانب کھسکاتا وہ پھر سے نوالہ بنا گیا۔ اس بار بغیر کسی تاخیر کے اُسے منہ میں ڈالتا چبانے لگا۔۔ یک دم تہہ خانے کا دروازہ ایک چنگارتی آواز کے ساتھ کھلا۔۔ مقابل بہت غرور اور تکبر سے قدم اٹھاتا اُسے دیکھتا تاسف تصورات کے ساتھ شیطانی مسکراہٹ لبوں میں دبا گیا۔

یہ آپ نے اچھا نہیں کیا ڈیڈ۔۔" وہ مقابل کو دیکھتے دکھ سے بڑبڑایا۔۔"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

" Her kötülüğün bir sonu olmalı."

(ہر برائی کا اختتام ضرور ہوتا ہے)

مزید سرگوشی کرتا اب وہ مقابل سے اپنی نظریں ہٹا گیا۔

شام کے سائے اپنے پر پھیلانے کو بے تاب تھے۔پرندوں کی چڑچڑاہٹ تیز تیز ہواؤں کی کھلکھلاہٹ میں تبدیل ہو چکی تھی۔حدیم رولنگ چیئر پر آنکھیں موندے بیٹھا اپنی کنپٹی کو ہولے سے سہلا رہا تھا۔دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر بدمزہ سا ہوتا آنکھیں کھول گیا۔ملازمہ اس کی اجازت ملنے پر کافی کی ٹرے ہاتھ میں لیے اندر داخل ہوئی۔کافی میز پر رکھتی ایک نظر حدیم پر ڈالتی جو پھر سے آنکھیں موند گیا تھا۔۔باہر کی طرف روانہ ہوئی۔دروازہ بند ہونے کی آواز پر وہ اٹھا۔میز سے کافی اٹھاتے ہونٹوں سے لگائے گلاس وال سے باہر کا منظر دیکھنے لگا۔۔اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے دھند سی چھانے لگی۔گلاس وال کے باہر کا منظر کسی پُرانی یاد میں تبدیل ہونے لگا۔گیارہ سالہ حدیم خاموشی سے کمرے کی بیرونی دیوار کے ساتھ کھڑا تھا۔اندر سے سترہ سالہ التمش اور انصاری صاحب کی باتیں واضح تھی۔۔

"کیا جاننا چاہتے ہو۔؟ "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انصاری صاحب کی غصے بھری آواز پر باہر کھڑا حدیم یک دم سے گھبرا گیا۔۔پھر اُس کی سماعت سے اپنے بڑے بھائی کی سرد آواز ٹکرائی۔

"میری ماں کون تھی؟"

انصاری صاحب لمحے کو خاموش رہے پھر کمرے میں آن کی اطمینان سے بھرپور آواز گونجی۔

"یہ کیسا سوال ہے۔۔تمہاری ماں مہرماہ ہے۔"

انداز لاپرواہ سا تھا۔التمش کی سرخ آنکھوں میں نمی بڑھی۔

"مہرماہ آنٹی میری ماں نہیں ہے۔۔وہ صرف حدیم کی ماں ہے۔"

"کسی نے کچھ کہا ہے تم سے؟۔۔یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟"

اب کی بار ان کے لہجے میں فکر کے ساتھ تفتیشی انداز بھی اُبھرا۔

آپ مُجھ سے میری حقیقی ماں کے بارے میں کیسے چُھپا سکتے ہیں؟"وہ بے بسی سے کہتا سر ہاتھوں میں گرا گیا۔

"ہاں ٹھیک کہا تم نے۔۔مہرماہ تمہاری ماں نہیں ہے۔۔حدیم تمہارا سگا بھائی نہیں ہے۔"

اُنہوں نے ایک گہرا سانس بھرا۔۔شاید حقیقت کے آشکار ہونے کا وقت آ چُکا تھا۔۔اُنہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ایک دن اچانک ان کا بیٹا ان کے سامنے اس بارے میں سوال کرے گا۔۔التمش کو اس کے بارے میں خبر کیسے ہوئی اس کا پتا تو وہ یقیناً ضرور لگوائے گے۔۔مگر ابھی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوالوں کے جوابات ضروری تھے۔اس بات سے قطعی باخبر کے باہر کھڑے وجود کے ذہن میں ان کے الفاظ تیز دھاڑ کی طرح پیوست ہوئے تھے۔"حدیم تمہارا سگا بھائی نہیں ہے۔۔وہ یہ کیسے مان سکتا تھا؟۔آنکھوں سے آنسوں تیزی سے بہنے لگے۔وہ آہستہ قدم اٹھاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔وہ عمر کا جتنا مرضی لا بالی سہی مگر ذہنیت میں وہ التمش کی طرح ہی تیز تھا۔۔کون کہہ سکتا تھا وہ سگے نہیں ہیں؟۔۔کمرے میں آتے وہ اپنے بیڈ پر اوندھے منہ گرا ۔۔اُس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔حدیم اور التمش دونوں کی آنکھیں ضبط اور غصے میں حد سے زیادہ سرخ ہو جاتی تھی۔۔سب کچھ تو ایک سا تھا اُن میں۔۔پھر وہ کیسے کہہ سکتے تھے کہ وہ سگے نہیں ہیں؟۔۔پیچھے کمرے میں سوالوں کے جواب ابھی بھی باقی تھے۔۔۔کمرے کی نم فضا بھی اُن کی گفتگو سنتی مزید نم ہو رہی تھی۔رازا بھی بھی باقی تھے۔

"تمہاری ماں۔۔تمہاری پیدائش کے وقت وفات پا چکی تھی۔۔اُس کے مرنے کے بعد مجھے تمہیں پالنا تھا۔۔تمہیں ایک ماں کی اشد ضرورت تھی۔۔مگر اُس لمحے میں غم میں اتنا ڈوبا ہوا تھا کہ تمہاری ضرورت کے لئے تمہیں اپنی ایک پُرانی اور قبل اعتماد ملازمہ کے حوالے کر دیا۔"

وہ ایک لمحے کو رکے۔۔نظریں اٹھا کر اپنے بیٹے کو دیکھا جو زمین پر نا جانے کونسے نقطے پر اپنی نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔شکر تھا اُس کی نظریں اُن کے چہرے پر نا تھی۔اُس کی بھینچی موٹھیوں کو دیکھتے نظریں پھیر گئے۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔۔ایک پل۔۔دو پل۔۔خاموشی کے لمحے طویل ہونے لگے۔۔انصاری صاحب نے اپنی بات پھر سے جاری رکھی۔۔

ہماری ملازمہ۔۔"اماں بی۔۔"وہ بات کرتے کچھ ہکلائے۔۔

وہ تمہاری رضاعی ماں ہے۔۔اُس وقت جو مجھے مناسب لگا۔۔تمہاری صحت کی خاطر مجھے"

"اُنہیں اجازت۔۔۔

ابھی وہ مزید بتاتے التمش یک دم سے اٹھا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔اُس میں مزید سننے کی سکت نہیں تھی۔۔یہ کیسے انکشاف تھے جو آج اُس پر کیے گئے تھے۔۔وہ باہر آتا بے دردی سے اپنا سینا مسل گیا جہاں کی تکلیف مزید بڑھ گئی تھی۔۔وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ کونسا انکشاف, کونسا غم زیادہ اذیت ناک ہیں۔۔اُس سے اُس کی ماں کی حقیقت چھپائی گئی۔۔۔ماں کی موت کا غم, مہر ماہ کے ماں کے طور پر ہوتے ہوئے بھی وہ اُن کے پیار کو ترستا رہا۔۔جو اُس کا خیال تو رکھتی مگر ایک ماں کی طرح نہیں۔۔وہ تو نوکر بھی اس کی ہر ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ماں اور ملازموں میں تو ہوتا ہے نہ۔۔ان میں سے کون سا غم زیادہ تکلیف دہ تھا؟۔۔یا پھر۔۔۔۔۔ایک ماں کے ہوتے ہوئے بھی اُس کی گود کو ترسنا۔۔رضاعی ہی سہی۔اُس کا حق تو تھا۔۔شاید یہ غم سب سے بڑا تھا۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ غموں کا کھیل بھی کتنا کمال ہوتا ہے۔۔کون سا غم سب سے آگے ہیں انسان فیصلہ ہی نہیں کر پاتا۔۔

التمش سمجھ رہا تھا وہ مکمل طور پر بکھر چُکا ہے۔۔ غم سے رہائی اب ممکن نہیں۔۔ مگر کیا ہوتا جب انکشاف کے لمحے میں وہ زمین پر نظریں جمانے کی بجائے اپنے باپ کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو پڑھ لیتا۔۔اُن پر چند لمحے واضح ہوتی جھوٹ کی تحریر کو پڑھ لیتا۔۔اُن کی آنکھوں میں دیکھتے ادھورے سچ کو جاننے کی سعی کر لیتا۔۔"مگر کبھی کبھی پورے سچ ادھورے سچ سے زیادہ تکلیف دہ ہوتے ہیں"۔۔اگر وہ پورا سچ جان لیتا تو یقیناً وہ اس بات کا اعتراف کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاتا۔۔کہ پورے سچ کی اذیت کے آگے وہ ادھورے سچ کی تکلیف رتی کے برابر بھی نہیں تھی جس پر اُسے لگتا تھا وہ پوری طرح بکھر چُکا تھا۔۔

لاعلمی کبھی کبھی بہت بڑی نعمت ہوتی ہے"اور التمش انصاری سے وہ نعمت جلد چھینی جانے والی تھی۔

رات کی چاندنی آسمان پر اپنی چھاپ ڈال چکی تھی۔۔موسم مزید خوشگوار ہوتا تیز ہوائوں میں جھومتا آسمان کو خشک کیے ہوئے تھا۔۔بالکل کسی کی آنکھوں کی طرح۔گھڑی رات کے نو بجا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہی تھی۔۔ معمول کے مطابق سیاہ محل میں خاموشی کا راج تھا۔اندھیرے کمرے میں اسٹڈی لیمپ کی روشنی ماحول کو پر سرار بنا رہی تھی۔المیرا اپنی اسٹڈی لیمپ کے سامنے کُرسی پر بیٹھے ڈائری پر جھکے کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ پنسل کی نوک کاغذ پر رگڑ کھاتی عجیب سی آواز پیدا کیے ہوئے تھی۔۔جب کوئی سننے والا نا ہو تو لکھ کر اپنی روداد بے جان چیزوں کو سنانے میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔بے شک خُدا سننے والا سکون دینے والا بڑا عظیم ہے۔۔ مگر جو خدا سے دور ہو پھر بے جان چیزوں کا ہی سہارا لینا پڑتا ہے۔۔ قصور تو اُس معصوم کا بھی نہیں تھا۔اگر اُسے خُدا کے ساتھ تعلق بتایا جاتا تو وہ ایسا تو نا ہوتا۔ مگر جلد ہی اُس معصوم کو بھی اُس کا ہمراز ملنے والا تھا۔۔ہر چیز کا اپنا ایک مقرر وقت ہوتا ہے۔۔ ہمیں شکوہ کرنے کی بجائے صحیح وقت کی امید کے ساتھ اُس کا انتظار کرنا چاہیے۔

پنسل گھسنے کی آواز ہنوز جاری تھی۔۔ایسے جیسے لکھاری بڑی رغبت سے کچھ لکھ رہا ہو۔۔ پھر وہ رکا۔۔سیدھا ہوتے مسکرایا۔۔یقیناً وہ بے جان چیز نے بغیر کسی جھنجھلاہٹ اور ناگواری کے اُسے سنا تھا۔

اُس نے دوبارہ سے جھکتے صفحہ پلٹا۔۔لیمپ کی روشنی میں صفحے کے سب سے اُوپر لکھی ایک بڑی سے تحریر واضح ہوئی۔

"Question of the day "

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

المیر ہر روز اپنی ڈیئر ڈائری کو دِن کی ساری روداد سنانے کے بعد آخر میں اُس سے ایک سوال پوچھا کرتا تھا۔ جیسے وہ بے جان چیز اُسے ضرور جواب دے گی۔۔

اب وہ پنسل دوبارہ سے تھامتا صفحے کے آخر میں سوال لکھنے لگا کیونکہ شروع سے پورا صفحہ سوالوں سے بھڑا پڑا تھا۔ آنکھیں ٹکائے اُس نے لکھنا شروع کیا۔

مائی ڈیئر ڈائری۔۔ کیا مجھے اُنہیں وہ سب بتا دینا چاہیے جو میں نے اس دن دیکھا؟" انکھوں میں " کچھ اُداسی سی بڑھ آئی۔

پیچھے کو ہوتا وہ پورے صفحے کو بغور دیکھنے لگا۔۔ ہر روز ایک نئی روداد مگر سوال ایک ہی تھا جِس کا جواب پانے کو وہ بے چین تھا۔

اُس کی آنکھوں کی طرح پورے صفحے پر بھی ایک ہی سوال رقم تھا۔

"کیا۔۔ مجھے۔۔ بتا۔۔ دینا۔۔ چاہیے؟"

معاً وہ ڈائری بند کرتا اپنی جگا سے اٹھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی الماری کی جانب بڑھا۔ الماری کو کھولتے اپنے کپڑوں کو ایک طرف کرتا وہاں سے ایک لکڑی کا قدیم طرز سے بنا چھوٹا سا صندوق اٹھا گیا۔ یہ صندوق اُسے ادا صعم نے جانے سے کچھ قبل تحفے میں دیا تھا۔ صندوق کا طرز عام صندوقوں سے ذرا ہٹ کر تھا۔ اُسے کھولنے پر اندر کی طرف لگا ہُوا ایک بڑا سا یاقوتی سبز پتھر یک دم سے چمک اٹھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لیمپ کی زرد روشنی کے علاوہ اب المیر کے چہرے پر سبز روشنی بھی چمکنے لگی۔وہ صندوق اٹھاتا تیزی سے اپنے بستر کی جانب بڑھا۔بیڈ پر بیٹھتے ڈائری کو نرمی سے صندوق میں رکھتا وہ بیڈ کی پائینتی کی جانب پڑے چھوٹے سے میز کی جانب ہاتھ بڑھا گیا۔میز کے اندر سے ایک دراز کو کھینچتا اُس کے اندر موجود ایک چھوٹی سی انگوٹھی نکال گیا۔

وہ انگوٹھی بہت منفرد سی تھی۔۔جس پر بنا چھوٹا سا سورج اُسے مزید منفرد بناتا۔اشتیاق سے انگوٹھی کو ہاتھ میں لیتا ڈائری کے ساتھ ہی صندوق میں رکھ گیا۔۔ٹیڑھی ہوتی انگوٹھی سے اُس کے اندر سنہری حروفِ میں خوبصورت طرز سے لکھا اک نام پوری اب وتاب سے واضح ہوا۔

سنیہا"ساتھ میں ایک چھوٹے سے چاند کے نقش سے اُس نام کو مکمل کیا گیا تھا۔"

اب المیر احتیاط سے صندوق بند کر گیا۔کمرے میں سبز روشنی یک دم سے گم ہوئی۔اُسے واپس اپنی جگہ پر رکھ کر کپڑوں کو ترتیب دیتا الماری کے پٹ بند کر گیا۔۔قدم قدم چلتا بیڈ پر لحاف اوڑھے لیٹتا وہ کچھ ہی پلو میں نیند کی آغوش میں جا چکا تھا۔۔

کھڑکی سے نظر آتا ہلال چاند اپنے اور سورج کے ایک ساتھ نقش ہونے پر گہری سوچ میں جا چکا تھا۔کیوں تھے وہ ایک ساتھ؟؟

جاری ہے۔۔۔۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB